اہم مسائلِ قربانی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

تحریر: ڈاکٹر فیض احمد بھٹی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

قربانی دراصل حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے جب کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے بالدوام اس سنتِ ابراہیمی کا التزام فرمایا اور ساتھ ہی اپنی امت کو بھی اس کے اہتمام کی تلقین وتاکید فرمائی۔ لہٰذا اس عظیم الشان سنت کی اہمیت اور قدر وقیمت کے پیش نظر ہر صاحبِ استطاعت کے لیے ضروری ہے کہ وہ عملی مظاہرہ کرتے ہوئے قربانی دے اور اس سے متعلقہ مسائل سے بھی اچھی طرح آگہی حاصل کرے۔ بقول شاعر:

ع خدا ہی ملا نہ وصال صنم

کہیں ایسا نہ ہو کہ پیسے بھی خرچ کیے جائیں اور ثواب سے بھی محرومی! پس اس غرض سے ذیل کی سطور میں قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کے اہم مسائل کا بالاختصار تذکرہ کیا جاتا ہے۔

قارئین کرام! قربانی کے جانور کو خریدتے وقت اچھی طرح سے چیک کرلیں تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو، کیونکہ منڈیوں اور بازاروں میں رطب ویابس دونوں طرح کی اشیاء موجود ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں درج ذیل مسائل کو بھی مدنظر رکھیں:

1۔ بکرا ہو یا مینڈھا، گائے ہو یا اونٹ سب کیلئے ضروری ہے کہ وہ مُسنّہ ہوں۔ ہاں اگر کسی مجبوری کے پیش نظر مُسنّہ نہ ملے، تو پھر بھیڑ کا جذعہ ذبح کیا جاسکتا ہے۔

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ((**لا تذبحوا الامسنة الا أن يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضأن**)) [صحیح مسلم، کتاب الأضاحی]

حدیثِ مذکور میں موجود لفظ ''مُسنّہ'' کے بارے میں اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد دو دانتوں والا یعنی دوندا جانور ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد ایک سال

تک کی عمر کا جانور ہے۔

جب کہ راجح قول یہی ہے کہ "مُسِنّۃ" سے مراد دوندا جانور ہی ہے۔ جیسا کہ لمعات شرح مشکوٰۃ، مجمع البحار اور تاج العروس وغیرہ میں مذکور ہے۔ پھر ایک اور حدیث سے اس قول کی تائید بھی ملتی ہے جس کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں: "ضحوا بالثنایا" (نصب الرایۃ للزیلعی ۴/۲۱۶) "یعنی تم دو دانتوں والے جانور کی قربانی کیا کرو۔"

مندرجہ بالا آحادیث واقوال سے ثابت ہوا کہ قربانی کے لئے جانور کا مُسنہ ہونا ضروری ہے اور "مُسِنّۃ" سے مراد دوندا جانور ہی ہے۔ صحیح مسلم شریف کی مذکورہ روایت میں یہ بھی ثابت ہے کہ اگر کسی شرعی مجبوری کی بنا پر مُسنہ میسر نہ ہو تو پھر بھیڑ کا جذعہ قربانی کرنا جائز ہے۔

اس مقام پر ہم چاہتے ہیں کہ لفظ "جذعۃ" کی بھی کچھ وضاحت ہو جائے، کیونکہ بعض دوست اس لفظ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بالکل چھوٹے چھوٹے جانور قربانی کے لیے ذبح کر لیتے ہیں اور تمام جانوروں کے بچوں کو بطورِ قربانی ذبح کرنا جائز بھی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مسلم شریف کی اس حدیث سے بالکل واضح ہے کہ جذعہ، یعنی بھیڑ کا بچہ اس صورت میں قربانی کرنا جائز ہے جب کوئی مجبوری ہو، یعنی دوندا ملنا محال ہو جائے، بہ صورتِ دیگر نہیں۔

رہی بات "جذعۃ" کی تو یہ لفظ مضبوط اور قوی کے معنی میں آتا ہے نیز یہ مُسنہ کا نصف ہوتا ہے۔ اب جب آپ ﷺ نے جذعۃ من الضأن کی قید لگا دی، تو ظاہر یہ ہوا کہ دوندا نہ ملنے کی صورت میں جذعہ قربانی کیا جا سکتا ہے، لیکن وہ بھی جنسِ بھیڑ سے ہو نہ کہ کسی اور جنس سے۔

جیسا کہ اس بات کو حافظ ابنِ حجرؒ نے فتح الباری میں اور علامہ ابن عثیمینؒ نے الشرح الممتع میں راجح قرار دیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس بات کو بھی واضح کیا ہے کہ جذعۂ ضأن تقریباً گیارہ سے بارہ ماہ تک کے بھیڑ کے بچے کو کہتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

2۔ قربانی کا جانور موٹا تازہ اور صحت مند ہونا چاہیے۔ (صحیح البخاری، کتاب الأضاحی/ مستدرک الحاکم/ مسند الامام أحمد)

3۔ قربانی کے لئے کمزور، بیمار، لاغر، لنگڑا، معذور، کانا، بھینگا، کان کٹا یا سینگ ٹوٹا، یعنی ناقص اور عیب دار جانور نہیں ہونا چاہیے۔ (مسند الامام/ سنن أبی داوٗد، کتاب الضحایا/ سنن الترمذی، أبواب الأضاحی)

4۔ خصی جانور کی قربانی کرنا جائز ہے کیونکہ خصی ہونا کوئی نقص نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا/مجمع الزوائد، کتاب الأضاحی)

5۔ آلاتِ قربانی مثلاً چھری، ٹوکہ وغیرہ جانوروں سے چھپا کر تیز کریں نیز ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنے سے پرہیز کریں، کیونکہ اس عمل سے جانور تکلیف محسوس کرتے ہیں الا یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔

6۔ قربانی کا جانور خود ذبح کریں یا پھر کم از کم وقتِ ذبح قریب کھڑے رہیں کیونکہ جانور کے خون کے قطرے زمین پر گرنے سے قبل ہی گناہ (صغیرہ) معاف ہوجاتے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الاضاحی/مسند البزار)

7۔ قربانی نمازِ عید پڑھنے کے بعد ذبح کرنی چاہیے کیونکہ جو قربانی نماز عید سے پہلے کی جائے وہ قربانی نہیں بلکہ عام صدقہ ہوگا۔ (صحیح البخاری، کتاب الأضاحی/صحیح مسلم کتاب الأضاحی)

8۔ کسی فوت شدہ کی طرف سے بھی قربانی کرنا جائز ہے، مگر اس وقت کہ جب آدمی خود بھی اپنی طرف سے قربانی دے اور میت کے لئے علیحدہ دے۔ (صحیح مسلم، کتاب الأضاحی/مستدرک الحاکم/مسند الامام أحمد)

9۔ ایک جانور (بکری یا بکرا یا دنبہ یا بھیڑ) پورے گھر یعنی تمام اہل خانہ کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الأضاحی/مستدرک الحاکم/سنن الترمذی، أبواب الأضاحی)

10۔ گائے میں سات حصے دار اور اونٹ میں بھی سات حصے دار شریک ہوسکتے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج/سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا)

ایک دوسری روایت کے مطابق اونٹ میں دس حصے دار بھی شریک ہوسکتے ہیں۔ (سنن الترمذی، أبواب الأضاحی/سنن ابن ماجہ، أبواب الأضاحی)

11۔ قربانی دن کو بھی کی جاسکتی ہے اور رات کو بھی۔ (تفسیر سورۃ الحج الآیۃ:۲۸)

12۔ قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ایک اپنے لیے، دوسرا اپنے عزیز واقارب، دوست احباب اور ہمسایوں کے لئے اور تیسرا غرباء فقراء اور مساکین کے لئے۔ (سورۃ الحج مع تفسیر ابن کثیر/الشرح الممتع لابن عثیمین ۷/۴۸۱-۴۸۲)

13۔ قربانی کی کھال اور گوشت قصاب کو ہرگز نہ دیں بلکہ ذبح کرنے کی اجرت دیں اور کھال صدقہ کردیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الحج/صحیح مسلم، کتاب الحج)

14۔ قربانی کی کھالیں وہیں استعمال کریں، جہاں زکوٰۃ استعمال ہوسکتی ہے، یعنی دینی مدارس، غرباء، فقراء، مساکین وغیرہ۔ (سورۃ الحج مع تفسیر ابن کثیر)

15۔ قربانی کی رقم کسی دوسرے اچھے کام پہ خرچ کرنے سے نہ تو قربانی کا ثواب ملتا ہے اور نہ ہی قربانی کا بدل بن سکتا ہے۔ (سنن الامام الدارقطنی/مسند البزار)

16۔ جو آدمی قربانی کرنا چاہتا ہو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھ لینے کے بعد قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ (صحیح مسلم، کتاب الأضاحی/سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا)

17۔ قربانی کے کل چار دن ہیں، ایک دن عید کا جب کہ تین دن اس کے بعد بھی، لہٰذا قربانی کے اختتام کا وقت چوتھے دن (تیرہ ذوالحجہ) کا غروب آفتاب ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وفی کل أیام التشریق ذبح''

''تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کے تمام دنوں میں قربانی جائز ہے۔'' (مسند الامام أحمد تحقیق شعیب الارناؤط مع المساعدین ۲۷/۳۱۲) (الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان/کتاب الحج) (سنن الامام الدارقطنی ۴/۲۸۴ موصولاً) (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی ۵/۲۱۷) (زاد المعاد لابن القیم ۴/۳۱۹) (الھدایۃ، کتاب الاضحیۃ) (الغنیۃ للطالبین صفحہ ۵۷۰) (مزید تفصیل کیلئے دیکھیں: فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ۱۱/۴۰۲) جبکہ برصغیر کے جمہور علماء اہل حدیث کا بھی یہی موقف ہے۔

18۔ عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور بعد میں قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔ (مسند الامام أحمد)

مسنون طریقہ قربانی:

قربانی کے جانور کو اس طرح زمین پر لٹائیں کہ اس کا پیٹ اور منہ قبلہ رخ ہو، پھر بائیں ہاتھ میں اس کا منہ پکڑ لیں جب کہ دایاں پاؤں اس کی گردن پر رکھیں اور فوراً تکبیر یعنی ''بسم اللہ واللہ اکبر'' پڑھ کر ذبح کر دیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الأضاحی/صحیح مسلم ایضاً)

اونٹ کے لئے افضل اور آسان طریقہ کار یہ ہے کہ اسے کھڑا کر کے اس کا بایاں پاؤں مضبوطی سے باندھ دیا جائے بعد ازاں تیز اور نوکدار چھری اس کی شہ رگ میں تکبیر پڑھتے ہوئے پیوست کر دی جائے، خون بہتا رہنے دیں یہاں تک کہ وہ نیچے گر جائے۔ (صحیح البخاری، کتاب الحج/سنن أبی داؤد، کتاب المناسک) واللہ اعلم بالصواب۔